© rasailojaraid.com

کوئی خونی رشتہ نہ تھا، پردے کے پیچھے سے تعلیم نہ دیتیں۔ سنت مطہرہ نے ہمیں جو اصول دیا ہے وہ بڑا واضح ہے۔ ایسی ہر چیز جس پر آپ کا دل اندر سے آپ کو متوجہ کرے کہ یہ بات مناسب نہیں معلوم ہوتی، تو فوری طور پر قرآن و سنت کی روشنی میں جانچیے۔ اگر قرآن و سنت کے منشا کے مطابق ہو تو مطمئن ہو جایئے، ورنہ اسے ترک کر دیجیے۔ واللہ اعلم بالصواب! (پروفیسر ڈاکٹر انیس احمد)۔

حجاب میں تدریج

س: میں ایک مقامی سرکاری اسکول میں ٹیچر ہوں۔ ہمارے اداروں کا المیہ جہاں نظام تعلیم کی بڑی خرابی ہے وہاں خواتین کے اداروں میں پردے کا مسئلہ بھی ہے۔ مرد ملازمین بھی اسکول کالجوں میں ہوتے ہیں۔ میں اپنے طور پر پردے کا اہتمام کرتی ہوں۔ ساتر لباس کے ساتھ بڑی چادر استعمال کرتی ہوں اور جہاں کہیں مرد ملازم کا سامنا ہو تو اسی چادر سے چہرے کو ڈھانپ لیتی ہوں۔ میرے ذہن میں اس کے بارے میں کوئی خاص اشکال نہ تھا اس لیے کہ میں تقریباً ڈیڑھ گز چوڑائی میں، بڑے سائز میں، چادر بنواتی ہوں۔ ایک ذمہ دار خاتون نے ایک الجھن میں ڈال دیا۔ وہ خود تو ملازمت نہیں کرتیں کہ "ان اداروں کے اندرونی ماحول سے واقف ہوں"، تاہم انھوں نے مجھ سے کہا کہ یہ چادر "جلباب" کے زمرے میں نہیں آتی۔ آپ کو اپنے ادارے میں فل سائز چادر کے ساتھ جانا چاہیے، نیز چادر کا رنگ بھی زیادہ نمایاں نہ ہو۔

میں اور میرے ساتھ کی بہنیں بالعموم ایسا ہی کرتی ہیں کہ آج کل میچنگ سوٹ ملتے ہیں یا ریشمی سوٹ کے ساتھ اسی سوٹ کی ہم رنگ لان یا کاٹن لے کر اتنے سائز کی چادر بنا لی جو کولھوں تک آجاتی ہے۔ بوقت ضرورت چہرہ ڈھانپ لیا اور پھر کلاس روم، سٹاف روم یا جہاں ہماری پرائیویسی ہوتی ہے اور مرد ملازم نہیں آتے جاتے وہاں آرام سے اسی چادر کے ساتھ آتے جاتے ہیں، جب کہ بہت بڑے سائز کی چادر سنبھالنا، اس کے ساتھ پڑھانا، تکلیف دہ ہوتا ہے اور رکاوٹ بنتا ہے۔ پھر گرمیوں کے موسم میں تو مزید مشکل یہ ہوتی ہے کہ ایک کمرے میں ۷۰، ۷۵ طالبات کی وجہ سے ہی گھٹن ہوتی ہے وہاں مزید بڑے سائز کی چادر تکلیف کا باعث ہو گی۔

آئیڈیل صورت تو یہی ہے کہ حالات خواہ کچھ بھی ہوں "جلباب" نہ چھوڑا جائے لیکن اس سے ایک اور مسئلہ بن جاتا ہے۔ آج کے دور میں طالبات پردے سے ویسے ہی "الرجک" ہوتی ہیں ایسی مشکل صورت دیکھ کر وہ مزید دور ہو جاتی ہیں۔ میں اپنی طالبات کو ترغیب دیا کرتی ہوں کہ اگر برقعہ نہیں پہن سکتیں تو بڑے سائز کی چادر کے ساتھ اپنا چہرہ اور جسم ڈھانپ لیا کرو۔ ان کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وہ چادر قمیص تک لمبی ہوتی ہے' ٹخنوں تک نہیں۔ ماحول کو دیکھ کر میں یہ سوچتی ہوں کہ فی الحال بچیاں اس پردے کو اپنائیں' جب آہستہ آہستہ شعور بڑھے گا اور پردہ کرنے کی عادت پڑ جائے گی تو پھر چادر کا سائز بھی بڑا کر لیں گی۔ اب تک جتنی بھی طالبات زیر تعلیم رہی ہیں ان میں سے ۶۰ فی صد سے زائد بچیاں اس طرح پردہ کرنے لگیں۔ اب بھی راہ چلتے دیکھتی ہوں تو باپردہ ہی نظر آتی ہیں۔ اب اس پریشانی میں ہوں کہ "جلباب" میں ان کی نفسیاتی کیفیت کو دیکھ کر جو رعایت میں نے دی تھی' شاید غلط تھی؟ (میں خود اسکول سے باہر برقعہ ہی پہنتی ہوں)۔

ج : "جلباب" کی اصطلاح قرآن کریم میں سورہ احزاب میں آیت ۵۹ میں استعمال ہوئی ہے۔ "اے نبیؐ ' اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر اپنی چادروں (جلابیبھن) کے پلو لٹکا لیا کریں۔ یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے تاکہ وہ پہچان لی جائیں اور نہ ستائی جائیں۔ اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے (۳۳:۵۹)۔

"جلباب" کی وضاحت سید مودودیؒ نے یوں کی ہے "جلباب عربی زبان میں بڑی چادر کو کہتے ہیں" (تلخیص تفہیم القرآن' ص ۶۶۸)۔ اس کا ترجمہ برقعہ تو کسی بھی طرح نہیں کیا جا سکتا' گو برقعہ کا استعمال اسی غرض سے کیا جاتا ہے۔ جو شکل آپ نے اختیار کی ہے' "جلباب" سے بعینہٖ یہی مراد ہے' یعنی ایسی چادر جسے ضرورت کے پیش آنے پر چہرہ چھپانے کے لیے استعمال کیا جا سکے۔ اس میں کسی رنگ اور کسی قسم کے کپڑے کی کوئی قید نہیں ہے' البتہ لباس کے عمومی اصول اس پر بھی جاری ہوں گے۔ اگر اسلام عام حالات میں یہ چاہتا ہے کہ مرد شوخ اور گہرے رنگ استعمال نہ کریں' جب کہ خواتین کے لیے یہ پابندی نہیں ہے تو ہم کس بنیاد پر یہ پابندی لگا سکتے ہیں کہ جلباب کی چادر ہمیشہ سیاہ یا سفید رنگ کی ہی ہو؟

اگر ایک چادر کا رنگ آپ کے لباس سے مناسبت رکھتا ہے تو اس میں شرعاً کوئی قباحت نظر نہیں آتی۔ اسی طرح آپ کی حکمت عملی کہ ان بچیوں کو جو حجاب اور ستر عورۃ کی پابندی نہیں کرتیں' پہلے ایسے اسکارف کے استعمال پر آمادہ کیا جائے جس سے ان کا سر اور جسم اور جسم کا اوپر کا حصہ مکمل طور پر ڈھک جائے چاہے چہرہ کھلا رہے' اور پھر انھیں لمبی چادر یا ایسے لباس کے استعمال کی طرف لایا جائے جو تمام جسم کو مناسب طور پر ڈھانک سکے' اس میں بھی کوئی قباحت نہیں۔ نبی کریمؐ نے بھی دین کی طرف راغب کرنے کے لیے دین میں آسانی پیدا کرنے اور بتدریج اسلام کی تعلیم دی ہے۔ اسی کا نام دین میں توازن ہے (ا-ا)۔

© rasailojaraid.com